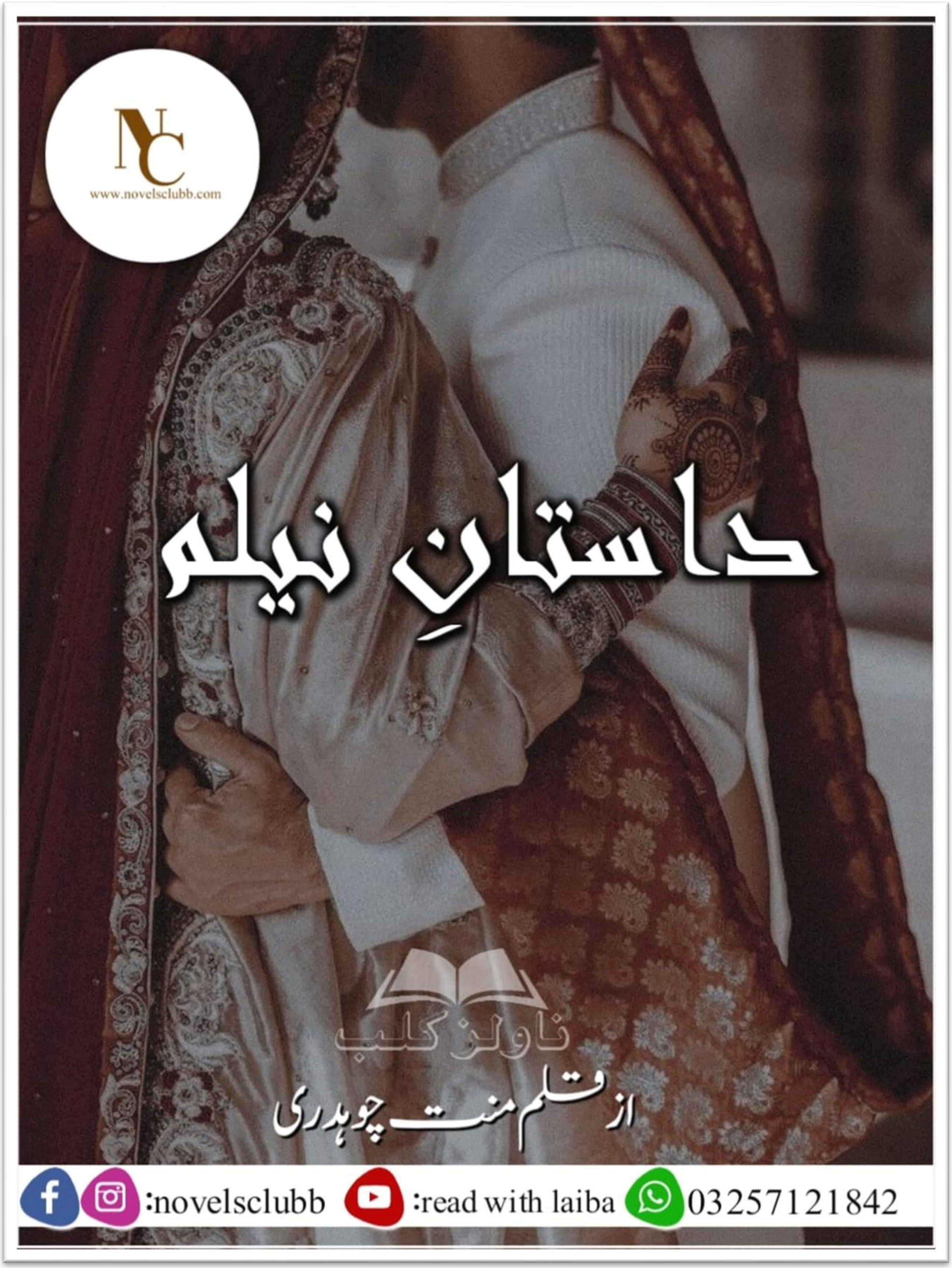
www.novelsclubb.com
داستانِ نیلم
ناولز کلب
از قلم منت چوہدری
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

داستانِ نیلم

از قلم

منت چوہدری

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

قِسط نمبر 1:

کہانی ہے کینیڈا میں مقیم سالوں سے اپنوں کا ہجر برداشت کرتے لوگوں کی. کہانی ہے بچپن سے عشق کی منزلوں کو چھوتی وادیِ نیلم کی شہزادی کی. کہانی ہے کشمیر کی خوبصورت وادی میں دفن اُن بھیانک رازوں کی, جن کے کھل جانے سے کسی کی پوری زندگی سَراب لگنے لگے. کہانی ہے وادیِ نیلم کے بادشاہ کی جِسے اپنی وادی سے عشق تھا. کہانی ہے کسی کے بدلتے جُنون کی.

"کل ہی کی کہانی ہے

کونسی برسوں پُرانی ہے

یوں کہنے کو کئی ہیں احباب مرے

مگر ہیں کہاں یہی بڑی حیرانی ہے"

----

www.novelsclubb.com

ماضی :

"اگر ہم تمہاری آج تک ہر ضد پوری کرتے آئے ہیں, تو اس بات کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ تُمہاری یہ ناجائز ضد بھی پوری کی جائے.!"اِس وقت ہال نما کمرے میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی.جب ایک کرخت آواز نے خاموشی توڑی.

"تو ٹھیک ہے پھر, مجھے نہیں لگتا کہ میرا اب یہاں رُکنا جائز ہے......" بامشکل خود پر ضبط کرتے وہ دھاڑا تھا.

"تو شوق سے جاؤ اور مڑ کر دوبارہ کبھی اِس حویلی میں قدم بھی مت رکھنا..."اونچی مگر سخت آواز میں فیصلہ سنایا گیا.

یقیناً یہ فیصلہ آنے والے وقت میں کسی کے لیے بھی خوش آئند ثابت نہیں ہونے والا تھا.

فجر ہونے میں ابھی کچھ وقت تھا.

ایسے میں ایک وجود سجدے میں گرا اپنے رب سے ہمکلام تھا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یااللہ, اے میرے پاک پروردِگار, تُو رحیم ہے, تُو کریم ہے, تُو رحمٰن ہے (بے شگ). یا میرے رب بے شک تُو دِلوں کو خوب جاننے والا ہے. میرے بھی دِل کا حال جاننے والے مجھے وہ عطا کردے جِس کی خواہش مجھے بچپن سے ہے, مجھے وہ عطا کر دے جِس کی محبت اب عِشق کی منزِلوں کو چھو چکی ہے. میرے رَب تُو بے شگ پاک ہے اور پاکی کو پسند کرتا ہے. میرے عِشق کو پاک کر دے میرے رَب اُسے میرا محرم بنا دے. اُسے مُجھ تک پہنچا دے جو مُجھ سے میلوں دور ہے. بے شگ تُو ہر چیز پر قادر ہے میرے مولا"...

وہ سجدے میں گری اپنے رَب سے راز و نیاز کر رہی تھی. اُسکے گرتے آنسُو جائے نماز کو بھِگو رہے تھے. اُس کی دُعاؤں اور گرتے آنسوؤں میں صِرف ایک انسان کے لیے تڑپ تھی جِس کا ہجر وہ بچپن سے کاٹتی آرہی تھی.

لیکن جِس کے لیے وہ تڑپ رہی تھی اُسکے تو وہم و گُمان میں بھی نہ تھا کہ وہ کسی کا عِشق ہے اور اِس قدر قیمتی ہے کہ کوئی اُسے اپنے رَب سے تڑپ کر مانگتا ہے.

آزاد جموں کشمیر کا شمالی حصہ ہمالیہ کے نچلے حصّے کو گھیرے ہوئے ہے. زرخیز, سبزہ, پہاڑی وادیاں اِس کی خوبصورتی کو بڑھاتی ہیں. یہ منظر ہے کشمیر کی خوبصورت اور دِلکش وادیِ نیلم کا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جسے جنت کا ٹکڑا بھی کہا جاتا ہے. شاندار قدرتی خوبصورتی، دلکش نظارے، شور مچاتے دریائے نیلم کے دونوں اطراف بلند و بالا پہاڑیاں، سرسبز و شاداب جنگلات، دلفریب نہریں اور دلکش ماحول وادی کو خواب ناک بناتے ہیں۔

مارچ کی آمد تھی جِس کی وجہ سے وادیِ نیلم میں بارشوں کا سِلسلہ شُروع ہو چُکا تھا. رات میں ہوئ بارش کی وجہ سے صبح معمول سے زیادہ ٹھنڈی تھی. ایسے میں وادیِ نیلم کے وَسط میں کھڑی وہ "حُسین حویلی "اپنی مِثال آپ تھی.

"تحمینہ! ناشتہ لگوادو آغاجان آتے ہی ہوں گے, اور تمہیں پتہ ہے نہ اُنہیں دیر پسند نہیں.. "راحت بیگم نے کِچن میں قدم رکھتے ہی تحمینہ بیگم سے کہا.

"جی بھابھی بس لگواہی رہی ہوں.. "تحمینہ بیگم نے شائستگی سے جواب دیا اور ساتھ کھڑی مُلازمہ کو ناشتہ لگانے کا اِشارہ کیا.

ویسے تو ناشتہ اور کھانا گھر کی عورتیں ہی بناتی تھیں, لیکن کل رات سے راحت بیگم کی طبیعت کچھ ناساز تھی. اِس لیے تحمینہ بیگم مُلازمہ کے ساتھ مِل کر ناشتہ تیار کر رہی تھیں.

www.novelsclubb.com

"اسلامُ علیکم !"آغا جان نے عدیل صاحب کے ہمراہ ڈائننگ روم میں داخل ہوتے بلند آواز سلام کیا۔

"ابھی تک کوئی آیا کیوں نہیں ناشتے کے لیے ؟"عدیل صاحب نے کُرسی گھسیٹتے ہوئے راحت بیگم سے سوال کیا۔

"بس آتے ہی ہوں گے بچے..."راحت بیگم نے آغا جان کی طرف ناشتہ بڑھاتے ہوئے اُنہے آغاہ کیا۔

"میں تو یہاں ہوں چاچو..!"اِس آواز پر سب کی نظر سیڑھیوں کی طرف گئی۔

سیڑھیوں پر کھڑی جامنی رنگ کی سادہ سی قمیز شلوار پہنے, ساتھ ہم رنگ دوپٹہ اوڑھے, کمر سے نیچے تک آتے کالے گھنے بالوں کی چوٹی بنائے, سفید دودھیا رنگت, کالی سیاہ آنکھیں, ناک میں پہنی نوز پِن, گُلابی ہونٹ, بھرے بھرے گال اُس پر اُسکا ٹھہرہ انداز وہ بے تحاشہ حسین تھی. وہ"زُمرہ وجدان حُسین " تھی.

"ارے زُمرہ بیٹا آجاؤ ناشتہ کرو, پھر آج ہم بھی تمہارے ساتھ ہاسپٹل جائیں گے.."آغا جان نے چائے کا کپ اُٹھاتے ہوئے اُسے بُلایا جو کہ سیڑھیاں اُترتی اب قریب آچکی تھی.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی آغا جان!" وہ مُسکراتی ہوئی راحت بیگم کے ساتھ والی کُرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی.

"مارے گئے مارے گئے آج تو میں بہت لیٹ ہو گئی..." ابھی سب خاموشی سے ناشتہ کر ہی رہے تھے جب کوئی آندھی طوفان بنا وہاں پہنچا.

وہ کالج یونیفارم میں ملبوس, بھورے بالوں کی چوٹی بنائے, تیز تیز سیڑھیاں اُترتی دھپ سے کُرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی.

"بیٹا جی رات کو جلدی سو جایا کرو تاکہ صبح ایسے لیٹ نہ ہوتی پھرو..!" تحمینہ بیگم جو کچن سے نِکل رہی تھیں اپنی صاحبزادی کی حرکت پر اُسے ٹوکا اور ساتھ ہی ساتھ سخت گھوری سے بھی نوازا.

"بابا آپ سمجھائیں اپنی بیگم کو کہ کبھی تو مجھے بخش دیا کریں ویسے بھی مجھے دیر ہو رہی ہے.." وہ جو جلدی جلدی ناشتہ کر رہی تھی اپنے باپ کی طرف دیکھتی بے چارگی سے بولی. خطرہ تھا کہ کہیں لمبا لیکچر نہ سُننا پڑ جائے.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ارے ہاں بیگم مت ڈانٹو اِسے ساری رات جاگ کر پڑھائی کرتی رہتی ہے اس لیے دیر ہو جاتی ہے..." عدیل صاحب بھی اپنی بیوی کی گھوریوں کو نظرانداز کرتے فوراً سے بیٹی کی حمایت میں بولے.

"جی جی ساری رات لاریب میڈم نیٹفلِکس پر آنلائن کلاسز لیتی ہیں, یقیناً, بہت ہی محنتی ہے بھئی....." جواب ڈائننگ ہال کے دروازے میں کھڑے شخص نے دیا.

اِس آواز پر سب نے اپنی مُسکراہٹ روکی. سامنے کھڑا شخص اُسکی ہر حرکت سے واقف جو تھا اور اِسی چیز پر وہ اُس سے چِڑتی تھی.

"اور جو خود ساری رات چھت پر بیٹھ کر سوٹے لگاتے ہیں..!" لاریب نے یہ بات اُسے دیکھ کر دِل میں بولی. جو کہ پولیس کی وردی میں ملبوس اب زُمرہ کے ساتھ والی کُرسی پر بیٹھ چُکا تھا.

"جلدی ناشتہ کرو تھانے جاتے ہوئے تمہیں کالج چھوڑ دوں.." ناشتہ اپنی پلیٹ میں رکھتے ہوئے لاپرواہی سے کہا.

جب کہ اُسکے لاپرواہ انداز پر لاریب نے بے چارگی سی شکل بنا کر زُمرہ کی طرف دیکھا. زُمرہ سمجھ گئی تھی کہ اِس مِسکین چِڑیا کو اب مدد کی ضرورت ہے.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ارے عیسیٰ رہنے دو میں چھوڑ دوں گی اِسے کالج, میں بھی بس جا ہی رہی ہوں..."زُمرہ نے مُسکراہٹ روکتے عیسیٰ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا.

"نہیں تمہارے ساتھ آغا جان جا رہے ہیں اور چاچو کو بھی ضروری کام سے جانا ہے..."عیسیٰ نے صاف انکار کیا اور انکار بھی ایسا کہ کوئی سوال ہی نہ کر سکے.

زُمرہ نے بھی لاریب کو دیکھتے ہوئے کندھے اچکائے جیسے کہہ رہی ہو کہ اب میں کچھ نہیں کر سکتی.

"مُچھڑ کہیں کا.."لاریب اپنی بے بسی پر دانت کچکچاتے ہوئے ہمیشہ کی طرح بڑبڑائی.

اب جب تک ناشتہ نہیں ہو جاتا تب تک عیسیٰ صاحب لاریب کی گھوریوں کی ذَد میں رہنے والے تھے.

www.novelsclubb.com

یہ منظر ہے کینیڈا کے کیپیٹل اوٹاوا کا جہاں ہلکی ہلکی دھوپ نکلتی لوگوں کو اِک نئ صبح کی نوید سنا رہی تھی. یہ اوٹاوا شہر کا مشہور پارک تھا, جس کے درمیان میں ایک خوبصورت تالاب تھا.تالاب کا پانی بِلکُل صاف شفاف اور نیلا تھا.اِس تالاب کے گرِد ایک خوبصورت ٹریک بنایا گیا

تھا.ٹریک کے اطراف میں خوبصورت ہری بھری گھاس اور لمبے چوڑے درخت تھے. ہر جگہ کچھ فاصلہ چھوڑ کر لوگوں کے بیٹھنے کے لیے بینچ رکھے گ ئے تھے.

ایسے میں وہ بلیک ٹریک سوٹ میں ملبوس, ہائ پونی ٹیل کیے جس میں سے کچھ آوارہ لٹیں چہرے کو چھوتیں, پانچ فُٹ 'چار اِنچ قد, گندمی رنگت, تیکھے نین نکوش, ہیزل براؤن مگر چمکتی آنکھیں, گھنی پلکیں, گلابی ہونٹ, کھڑی مغرور ناک, بِلاشبہ وہ بے حدِ دلکش تھی اور اُس پر اُس کا لاپرواہ انداز لوگوں کو اُس کی طرف متوجہ کر رہا تھا. لیکن وہ ٹھہری صدا کی لاپرواہ طبیعت کی مالک اُسے نا فرق پڑتا تھا اور نہ ہی پڑنا تھا.

وہ ٹریک پر بھاگتی جا رہی تھی کہ اچانک وہ رُکی اور اُسکی آنکھیں معمول سے زیادہ چمکیں س جیسے کہ کسی شکاری کی اپنے شکار کو دیکھ کر چمکتی ہیں, یعنی اُسے اپنا شکار نظر آ چکا تھا.

وہ دھیرے دھیرے آگے کی طرف بڑھی اور سب سے پہلے بینچ کے ساتھ بندھے کتے کی رسّی کھولی اور پھر اپنے شکار کی طرف چل دی جو کہ اُسکی طرف پُشت کیے بینچ سے تقریباً پانچ قدموں کی دوری پر کھڑا تھا.

"ہائے پارٹنر..!"اُسکا کندھا تھپتھپا کر اپنی طرف مُتوجہ کیا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زوئی..!" مقابل نے فوراً مڑتے ہوئے چونک کر پُکارا.

"بیسٹ آف لک پارٹنر...!" معمول سے زیادہ چمکتی آنکھیں اور گہری مسکراہٹ.

مسکراتے ہوئے اُسکے دائیں گال پر ڈِمپل پڑتا تھا.

"کس لیے..؟" معاذ کو آس پاس خطرے کی گھنٹیاں سُنائی دینے لگیں.

کیونکہ سامنے "زویاشازم حسین" تھی. اور جب وہ بِلاوجہ مسکراتی تھی تو لوگوں کی شامت آتی تھی.

اِس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا زویا پیچھے کی جانب قدم لینے لگی. اچانک زویا نے اُس سوئے ہوئے کتے کی دُم پر زوردار پاؤں مارا جِس کی رَسّی کچھ دیر پہلے کھولی تھی اور خود ایک سیکنڈ سے بھی پہلے درخت کے پیچھے چھُپ گئی. وہ کتا جس کا رُخ معاذ کی جانب تھا اُٹھ کر اُسے خونخوار نظروں سے گھورنے لگا.

یہ سب اِتنا اچانک ہُوا کہ معاذ کو کچھ سمجھنے کا موقع ہی نہ مِلا. اِس سے پہلے کہ وہ کتا معاذ کو کاٹتا اُس نے وہاں سے سرپٹ دوڑ لگائی.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ابے ے ے ے ے ے ے آدم خور کتے بس کر کیوں بھگارہا ہے ے ے ے ے..." وہ تیز رفتار سے بھاگتا جارہا تھا, جب اُس کتے کو رُکتے نہ دیکھ معاذ بے بسی سے چیخا.

لیکن شاید کتے کو اپنے لیے آدم خور کا لفظ اچھا نہیں لگا اور وہ اور زور سے بھونکتا ہُوا اُس کے پیچھے بھاگتا جارہا تھا.

دونوں کی میرا تھون ریس پورا پارک انجوائے کر رہا تھا. معاذ اُسکے تیور دیکھتا سامنے پڑے بینچ پر لپک کر چڑھا.

"دیکھ یار! مرد بن کر سوچ, تُجھے گُمراہ کیا گیا ہے میں نے تیری دُم پر پاؤں نہیں رکھا, کیونکہ, جیسے مرد کی دُم پر پاؤں صرف عورت رکھ سکتی ہے ویسے ہی کتے کی دُم پر بھی..!" وہ بینچ پر چڑھا اُس کو ہاتھ نچا نچا کر ایسے سمجھا رہا تھا جیسے وہ کوئی اِنسان ہو اور اُسے اُس کی بات سمجھ آرہی ہو.

لیکن کتا اُسکو بینچ پر چڑھا دیکھ کر اور زور سے بھونکنے لگا.

"اچھا ٹھیک ہے سارا مسئلہ تیری دُم کا ہے نا تو ایک ڈیل کرتے ہیں تیری دُم ہی بدلوا دیتے ہیں..!" اُسنے ایک اور تجویز پیش کی.

لیکن کتا اُس کی بات نظر انداز کرتا اب بینچ پر چڑھنے کی کوشش کرنے لگا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کہاں پھنسادیا! زوئییییییی.. ! زوئیییییییی... ! یار آکر چاہے ایک تھپڑ مارلے.. پلیز سوری..

لیکن اِس آدم خور کتے سے بچالے...." اپنا کوئی بھی حربہ استعمال نہ ہوتے دیکھ آخرکار اُسنے

تھک ہار کر زویا کو پُکارنا شُروع کیا.

جانتا تھا جب تک وہ نہیں چاہے گی تب تک اِس کتے سے جان نہیں چھوٹے گی اور نہ ہی کوئی

اُسکی مدد کو آئے گا.

اُس کا کہنا تھا کہ زویا کے اشارہ کرتے ہی اُسکے گارڈز نے کتے کو ہینڈل کرتے وہاں سے ہٹایا. زویا

خود چلتی ہوئی بینچ کے سامنے آکر رُکی. معاذ بھی فوراً سے اپنی جان بخشی پر بینچ سے چھلانگ لگاتا

اُترا اور اُسکے سامنے جا کھڑا ہُوا.

"تھینک......... آہہہہہہہ" اِس سے پہلے کہ وہ اپنا جُملہ مکمل کرتا ایک زوردار مُکہ اُسکے ناک

پر پڑا جس پر وہ کراہ اُٹھا.

"برو کو کیوں بتایا؟ کہ ہم دونوں کلب گئے تھے وہ بھی لڑائی کرنے.." سینے پر ہاتھ

باندھتی، پوچھتی ہوئی اب وہ مُطمعین نظر آرہی تھی.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ جو سمجھ رہا تھا کہ اب تک وہ بھول چکی ہو گی. اسی لیے تین دن سے اُس کا سامنا نہیں کر رہا تھا لیکن وہ زویا شازم حسین تھی غداری نہیں بھولتی تھی.

"ایسا ہی ایک پنچ اُس نے بھی مار کر پوچھا تھا اِس لیے بتایا..." معاذ جو اپنی ناک پر ہاتھ رکھے کراہ رہا تھا. زویا کے پوچھنے پر دانت پیس کر جواب دیا.

دونوں بہن بھائی عجیب تھے ایک بتانے پر مارتی تھی اور دوسرا نہ بتانے پر.

"صرف ایک..؟" زویا نے آئبرو اچکائی.

"ہاں تو اب تیرے تین 'چار پنچ کھالیتا ہوں اِس کا یہ مطلب نہیں کہ اُس کے بھ......." اِس سے پہلے کہ وہ اپنی معصومیت کا ڈنکہ بجاتا زویا نے بات کاٹ دی.

"اچھا اچھا ٹھیک ہے اِس بار بخش رہی ہوں لیکن آئندہ اتنی آسانی سے نہیں بخشوں گی..." اُنگلی اٹھا کر وارن کرتی وہ آگے کی طرف بڑھ گئی.

وہ ایسی ہی تھی اپنی سُنانے والی.

"پندرہ منٹ کتا پیچھے لگا کر کتے کی طرح بھگایا اور ناک بھی سُجادی اور ابھی آسانی سے بخش دیا...." معاذ اپنی ناک پر ہاتھ رکھتا دُہائی دیتا اُس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حُسین اِنٹرپرائزز" کشمیر کے سب سے بڑے شہر مظفر آباد کے وسط میں کھڑی یہ اونچی عمارت اپنی شان آپ تھی. حُسین اٹرپرائزز کا شُمار پاکستان کی ٹاپ بزنس کمپنیز میں ہوتا تھا. یہ کمپنی کشمیر کی تمام بزنس کمپنیز میں سے پہلے نمبر پر تھی. اور آج کل انٹرنیشنل لیول پر بھی کافی فیمس تھی.

اِس کمپنی کا مالک پانچویں فلور پر بنے اپنے شاندار آفس میں اپنی سحر انگیز شخصیت کے ساتھ بِراجمان تھا.

"کم اِن..!" اس شاندار کمرے میں خوبصورت مگر رعب دار آواز گونجی.

"سر..! سب میٹنگز ختم ہیں اب اگلے ایک ہفتے تک کوئی میٹنگ نہیں ہے.." دروازہ کھلا اور ایک شخص اندر داخل ہوا اور کوئی بھی تہمیند باندھے بغیر کام کی بات کی.

"ٹھیک ہے! خان سے بولو گاڑی تیار رکھے..." وہ جو شیشے کی دیوار کے پاس کھڑا باہر دیکھ رہا تھا اپنے سیکریٹری کی جانب مڑتا ہُوا بولا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ دیر میں وہ اپنے آفس سے باہر نکلتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ مغرور چال چلتا، اپنی سحر انگیز شخصیت لیے آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ اُسکے نکلتے ہی کئی نظریں اُسکی طرف اُٹھیں۔ کچھ کی نظریں پلٹنا بھول گئیں اور کچھ کی نظریں اُسکی شخصیت کی طاب نالاتے ہوئے جھک گئیں۔ ہر نظر میں ستائش تھی۔

چھ فُٹ دو اِنچ قد، شہد رنگ بال جو کہ پیشانی پر ہلکے سے بکھرے تھے، سرخ و سفید رنگت، ہیزل گرین مگر گہری آنکھیں، بے داغ پیشانی، کھڑی مغرور ناک، ہلکی بیرڈ اور مونچھوں تلے عنابی لب، بلیک کُرتا شلوار پر سفید شال اوڑھے وہ کسی ریاست کا بادشاہ ہی معلوم ہوتا تھا۔

وہ جدھر سے گزرتا تھا لوگوں کی نظریں دور تک اُس کا پیچھا کرتی تھیں۔ وہ جہاں بھی قدم رکھتا اپنا سحر چھوڑ دیتا تھا۔

وہ چلتا ہوا عمارت سے باہر آیا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا خان اُسکے حکم کا مُنتظر تھا۔

"چھوٹے کی یونیورسٹی چلو۔۔!" رعب دار مگر خوبصورت آواز میں حکم سُنایا گیا۔

حکم سنانے کی دیر تھی کہ گاڑی آگے کی طرف بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"آگے آکر بیٹھو تمہارا سرکاری مُلازم نہیں ہوں میں.." وہ بیک سیٹ کا دروازہ کھولتی بیٹھنے ہی والی تھی جب اُسنے جلا بھُنا طنز کیا.

لاریب پیر پٹختی فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتی بیٹھ گئ.

"مُلازم تو ہیں, میرے نہیں سرکار کے..!" گاڑی کا دروازہ زور سے بند کرتے ہوئے اُسکے طنز کا جلا بھُنا جواب دیا.

وہ بھی لاریب تھی پیچھے کیسے رہتی اندر تو ماں کی وجہ سے چُپ تھی اب تو بول سکتی تھی.

"سرکاری مُلازِم میں ہوں, گاڑی سرکاری نہیں ہے میری اپنی ذاتی ہے اِس لیے زرا آرام سے..." عیسٰی نے اپنے سینے پر شہادت کی اُنگلی رکھتے ہوئے واضح کیا اور ساتھ ہی اپنی سخت نظروں سے وارن بھی کیا.

لاریب نے جواب میں صرف ایک لمبا اور گہرا سانس بھرا اور چُپ کر کے بیٹھ گئ.

"اب چلیں بھی میں لیٹ ہو رہی ہوں.." کافی لمحے گزرنے کے بعد بھی جب گاڑی نہ چلی تو لاریب جھُنجھلا کر بولی.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اوو ہیلوو.. میں نے پہلے بھی بولا کہ تمہارا مُلازِم نہیں ہوں حکم مت چلاؤ اور یہ پہلے چادر ٹھیک کر کے سَر پر لو ایسے میں نہیں لے کر جا رہا.... "عیسٰی جو اُسے گھور رہا تھا, اُسکی بات پر سخت تیوری چڑھاتا اُنگلی سے اُسکی کالی چادر کی طرف اِشارہ کر گیا, جو کہ سَر کی بجائے کاندھوں پر تھی.

لاریب جو مُنہ کھولے عیسٰی کی بات سُن رہی تھی اُسکی چادر والی بات پر پہلے تو کڑے تیوروں سے اُسے گھورا لیکن پھر جلدی سے چادر اپنے سَر پر اوڑھی جو وہ جلدی جلدی میں کاندھوں پر ڈال آئی تھی. ایک تو غلطی بھی خود کی تھی دوسرا اِس وقت عیسٰی سے مزید بحث کر کے لیٹ نہیں ہونا چاہتی تھی.

"اور یہ رات کو نیٹفلِکس پر ایسی کونسی سیریز دیکھ رہی تھی؟ جو تم لیٹ ہو گی آج پھر..!" گاڑی حویلی سے باہر سڑک پر لاتے عیسٰی نے سوال کیا.

"میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے رات کو چھت پر بیٹھ کر کتنے سُوٹے لگائے..؟" اُسنے بھی دوبدو سوال کیا.

"نہیں پوچھا تو پوچھ لو میں نے کونسا منع کیا ہے..." عیسٰی نے لاپرواہی سے سڑک کی دائیں جانب گاڑی گھُماتے ہوئے جواب دیا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی نہیں مجھے کوئی شوک نہیں ہے.." ناک سکوڑ کر بولتی ہوئی وہ اِس وقت عیسٰی کو بہت کیوٹ لگی.

"اچھا ہُوا کہ شوک نہیں ہے کیونکہ میں نے گِنتی بھی نہیں کی..." انداز شرارتی تھا.

"ظاہر ہے نشئی, نشہ کرتے وقت گِنتی کرنے کی ہوش میں جو نہیں ہوتا..." ونڈو سے باہر دیکھتے ہوئے بڑبڑائی. اگر اُسکے سامنے بول دیتی تو آج کی صدی میں کالج کی بجائے تھانے پہنچتی.

"کیا بڑبڑا رہی ہو چھپکلی ذرا اونچا بولو..." اُسے گھوری سے نوازتا, گاڑی کی سپیڈ سلو کر گیا.

"آپ کو تو کچھ نہیں کہا اور پلیز جلدی کریں میں لیٹ ہو گئی ہوں..." گاڑی کی سپیڈ سلو ہونے پر اب آخرکار وہ چِڑ کر بولی.

وہ پہلے سے ہی جلی بھُنی بیٹھی تھی کیونکہ اِس کی وجہ سے ماں نے کالج آنے سے پہلے اچھی خاصی کِلاس لی تھی نیٹفلیکس کے ٹوپِک پر اور اب وہ تنگ کرنے میں کوئی قصر نہیں چھوڑ رہا تھا.

"لگتا ہے آج چچی نے زیادہ کِلاس لگا دی..." اسکے چِڑچڑے انداز پر گاڑی کالج کے سامنے روکتا شرارتی انداز میں بولا.

جانے اِس چڑیا کو تنگ کرکے اِسے کونسا سکون ملتا تھا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ایک سخت گھوری اُسے ڈالتی فوراً گاڑی سے باہر نکلی اور گاڑی کا دروازہ زور سے بند کرتی کالج کی طرف بڑھ گئی. ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا جب بھی وہ اُسے چھوڑنے آتا تھا خوب چِڑاتا تھا. اور اِسی وجہ سے وہ عیسٰی کے ساتھ نہیں آنا چاہتی تھیم

"میری چڑیا..!" اُس کی پشت کو دیکھتا گہری مُسکراہٹ لیے بولا.

عیسٰی اُسکے کالج میں اِنٹر ہونے تک وہیں کھڑا رہا اور اُسکے جانے کے بعد گاڑی زَن سے بھگا لے گیا.

وہ ہاتھ میں پانی کی بوتل پکڑے شان سے چلتی اپنے عالیشان گھر کے سامنے رُکی تو گارڈ نے فوراً سے اُسکے لیے گیٹ کھولا اور اُسکے پیچھے پیچھے اُسکے گارڈز کے ہمراہ معاذ بھی داخِل ہوا.

یہ گھر بہت بڑا تو نہیں تھا لیکن چھوٹا بھی نہیں تھا. وائٹ کلر کا یہ چھوٹا سا پِیلس بہت پُر تعیش تھا.

"یار زوئی ناک بھی پھوڑ دی اب تو بات کر لے.." اُسے ابھی تک اپنی ناک زخمی ہونے کا غم کھائے جا رہا تھا اوپر سے وہ اُس سے بات بھی نہیں کر رہی تھی.

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"معاذ! کین یو پلیز جسٹ شٹ اَپ....." زویا معاذ کی طرف مڑتی ایکدم بیزاری سے ہلکی آواز میں چیخی.

وہ پہلے ہی اپنے گارڈز کی وجہ سے بے زار تھی, جنہیں اُسکے ڈیڈ نے منع کرنے کے باوجود پھر سے اُسکے پیچھے بھیج دیا تھا اور اوپر سے یہ اِس کا بچپن کا دوست سَر کھا رہا تھا.

"دفع ہو نہیں تو نا سہی ابھی جا کر مسزِ شازم کو بتاتا ہوں کہ مُجھ معصوم پر آج پھر تَشدُد ہوا ہے..." اچانک سے اُسکے تیور بدلے تھے.

زویا نے اُسے سَر تا پاؤں دیکھا بلیک ٹراؤزر پر بلیو ٹی شَرٹ پہنے, پانچ فُٹ 'سات اِنچ قَد, کلین شیو, صاف رَنگت, گُلابی ہونٹ, بے داغ پیشانی, بڑی بڑی آنکھیں ہلکے گھُنگھرالے کالے بال وہ کافی اٹریکٹیو نظر آتا "معاز یوسف"'' تھا.

لیکن اِس وقت زویا کا دل کیا اِس کا گَلا دبا دے جو اپنی اوقات میں آ چُکا تھا. اگر وہ اِسکا اکلوتا بچپن کا دوست نہ ہوتا تو اب تک ایسا کر بھی دیتی.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر تم نے اندر جاکر کوئی بکواس کی تو سب کو بتادوں گی کہ تم ڈرِنک کرتے ہو..!" وہ وارن کرتی اندر کی طرف بڑھ گئی کیونکہ جانتی تھی, اب چاہے موت آجاتی لیکن معاذ اپنا مُنہ نہیں کھولے گا.

"ڈیڈ آپنے پھر اپنے چمچوں کو میرے پیچھے بھیج دیا.." وہ اندرونی راہداری سے گزرتی سید ھادائیں جانب بنے ڈائننگ ہال میں داخل ہوتی, اپنی کمر پر ہاتھ رکھتی انتہائی بےزاری اور پھولی ہوئی سانس کے ساتھ سے بولی.

"اَسلام علیکُم..! صبح بخیر....." , وائٹ ٹراوزر 'شَرٹ پہنے, سفید گُلابی رَنگت لیے وہ بُوڑھے مگر ہینڈ سم سے "شازم سرفراز حُسین" تھے.

"وا..وا علیکُم اسلام..." شرمندگی سے جواب دیتی اپنے باپ کے ساتھ والی کُرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی. اپنی بیزاری میں سلام لینا بھول ہی گئی تھی .

بھلے ہی وہ بچپن سے کینیڈا میں رہتی آئی تھی لیکن اُسکے مام 'ڈیڈ نے کبھی اپنے بچوں کو مزہب یا اپنے طور طریقوں سے محروم نہیں رکھا تھا.

"جوس ختم کریں پہلے آپ..." جوس کا گلِاس اُسکی طرف بڑھاتے شفقت سے گویا ہوئے.

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بَٹ ڈیڈڈ......"اُسنے احتجاج کرنا چاہا.

"نو پَر ینسز پہلے جوس......."اُسی کے انداز میں کہتے جوس کا گلاس اُسکے چہرے کی طرف کیا. جِسے وہ پکڑ کر ایک ہی سانس میں پی گئ. یہ ایک طرح سے اُسکا غُصہ ٹھنڈا کرنے کا طریقہ تھا.

"ہائے اللہ زویاااا تُم نے پھر سے مارا ہے بچے کو....."ابھی وہ کچھ کہتی کہ اُسکی نظر سامنے کھڑی اپنی مام پر گئ, جو کہ شاکڈ انداز میں زویا کے پیچھے کھڑے بچے کو دیکھ رہی تھیں. جبکہ اُنکا بچہ زویا کے پیچھے اپنی ناک پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا.

"کتنی ڈوز دی؟"شازِم صاحب نے رازدانہ انداز میں پوچھا.

"فلحال صِرف ایک اگر مُنہ کھولے گا تو....."رازدانہ انداز میں بتاتی, آخر میں ہونٹوں کو گول شیپ دیتی جُملہ ادھورا چھوڑ گئ.

"زویا میں تُم سے کچھ پوچھ رہی ہوں کیوں مارا ہے اِسے؟"باپ بیٹی کو رازونیاز کرتے دیکھ سخت تیوروں سے پوچھا گیا.

"فار گاڈ سیک مام! آپ اپنے بچےےے سے ہی پوچھ لیں کہ کیا ہُوا ہے.."لفظ 'بچے' پر زور دیتی دانت پیس کر بولی. اُسکی مام کو یہ بچہ بہت عزیز تھا.

www.novelsclubb.com

"ارے مسزِ شازم کچھ بھی نہی ہُوا, آپ کو تو پتہ ہے نہ کہ میں کتنا ہینڈ سم ہوں تو بس آج ایک لڑکی پڑ گئی پیچھے, بس اُسی سے جان چھڑواتا بھاگ رہا تھا کہ میرا پاؤں پھسلا اور میں گر گیا اور میری ناک زخمی ہو گئی...." وہ ایسے بول رہا تھا جیسے یہ سب واقع ہی سچ ہو اور اُسکے پیچھے کتنا نہیں کوئی حسین دوشیزہ بھاگ رہی تھی.

جبکہ لفظ ہینڈ سم پر زویا نے کانوں کو ہاتھ لگائے اور لڑکی والے واقع پر اُسنے بامشکل مُسکراہٹ روکی اگر ماں کو پتہ چل جاتا کہ اُن کے بچے کے پیچھے لڑکی نہیں کتا لگایا گیا تھا تو شاید زویا آج گھر سے باہر ہوتی.

"اچھا بیٹا مجھے لگا یہ زویا کو پھر ہاتھ 'پیر چلانے کا دورہ پڑا ہے.." وہ ایک بار پھر زویا کو نشانے پر لے آئیں تھیں. جبکہ اِس بار معاز اور شازم صاحب دونوں نے مُسکراہٹ روکی تھی.

"مام آپ اگر چاہتی ہیں کہ میں آپکے بچے کا ناک نہ پھوڑوں... تو پلززز جائیں جا کر میرے لیے ایک پیارہ سا آملیٹ بنادیں...." وہ دانت پیستی اِس وقت اپنے باپ کے سامنے اپنی ماں کو دھمکا رہی تھی.

"نہیں ں مسزِ شازم آپ پلیز آملیٹ بنادیں میں دوبارہ زخمی نہیں ہونا چاہتا..." سب سے پہلے مظلوم انسان نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھتے دُہائی دی.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دیکھ رہے ہیں آپ مجھے دھمکی دے رہی ہے, سمجھالیں اِسے...."صوبیہ بیگم کی توپوں کا رُخ اب شازم صاحب کی طرف تھا, کیونکہ لاڈلی بھی اُنہی کی تھی.

"ارے ہاں ہاں میں سمجھاتا ہوں نہ......"شازم صاحب بوکھلاتے ہوئے بولے.

"پرنسزِ خبر دار.....اگر اپنی ماں کو دھمکی دی تو..."شازم صاحب نے زویا کی طرف رُخ کرتے, بامشکل آواز کو رعب دار بناتے ہوئے انتہائی نرم انداز میں خبر دار کیا.

زویا دونوں ہاتھوں میں چہرا گِراتی انتہائی معصوم انداز میں اپنے باپ کو دیکھنے لگی.

"یہ کام آج تک میں نہیں کر پایا.. آپ نے کیسے کر لیا بیٹا..."زویا کی ناک کو ہلکا سا کھینچتے اُنہوں نے شرارتی انداز میں اپنا جُملہ مکمل کیا. اور پھِر دونوں باپ بیٹی کھِل کر ہنس دیے.

اُنکی بیٹی اُن کے لیے اِس حد تک عزیز تھی کہ وہ چاہ کر بھی کبھی اُس سے سخت انداز میں بات کرنا تو دور اُسکی طرف سخت نظر بھی نہیں ڈال سکتے تھے.

"ماشااللہ آپ نے سمجھالیا اپنی پرنسزِ کو اور سمجھ گئ وہ...."مسزِ شازم غُصّے سے کہتیں کیچن کی طرف بڑھ گئیں.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگلے آدھے گھنٹے میں وہ اپنے تھانے پہنچ چُکا تھا. ویسے تو حویلی سے یہاں تک کا سفر ایک گھنٹے کا تھا مگر اگر ڈرائیو تیز کی جائے تو صِرف آدھا گھنٹا لگتا تھا یہاں پہنچنے میں.

27 سالہ مرد, کالی شرٹ کے ساتھ خاکی پینٹ پہنے جو کہ اُسکی وردی تھی, چھے فُٹ سے نکلتا قَد, کالی آنکھیں سُرخ و سفید رَنگت, جیل سے سیٹ کیے گ ئے کالے گھنے بال, ماتھے کے دائیں کارنر پر لگا چھوٹا ساکٹ, ہلکے گُلابی ہونٹ جن کا رنگ سِگریٹ پینے کی وجہ سے ڈھل گیا تھا, کلین شیو کے ساتھ کالی گھنی مگر تھوڑی لمبی مونچھیں جِنکی سب سے بڑی دُشمن اُسکی چِڑیا ہی تھی. وہ انسپیکٹر "عیسٰی وجدان حُسین" تھا, جسکے انڈر نیلم وادی کے ساتھ آس پاس کے ڈسرکٹ بھی شامل تھے.

اُسکی گاڑی کے ہارن کی آواز سُنتے ہی اندر افرا تفری مچ گئ. کیونکہ عیسٰی وجدان حُسین ایک سخت مزاج آفیسر تھا. وہ حویلی میں جتنا غیر سنجیدہ تھا باہر اُتنا ہی سنجیدہ اور سَرد مزاج تھا, اپنے کام میں کوتاہی اُسے زرا بھی پسند نہیں تھی.

اُسکے اندر داخل ہونے تک سب کچھ واپس اپنی حالت میں آ چُکا تھا. جو کہ اُسکے آنے سے پہلے بِگڑا ہُوا تھا. جو لوگ اپنی جگھوں پر نہیں تھے وہ اب اپنی اپنی نشستیں سمبھال چُکے تھے. اُسنے ایک سنجیدہ نظر پورے تھانے پر گھُمائ.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کل والے ایکسیڈینٹ کیس کی فائل میرے آفس میں لے کر آؤ فوراً.." حولدار کو سنجیدگی سے حکم سُناتا اپنے آفس میں گُم ہو گیا.

صبح دادا جان ہاسپٹل کا معائنہ کرنے کے بعد کچھ ہدایات دیتے جا چُکے تھے. خود وہ سارا دن پیشنٹس میں مصروف رہی تھی. اب شام کا وقت ہو رہا تھا, وہ ہاسپٹل کا راؤنڈ لگانے کے بعد سٹاف کو ہدایت دیتی اپنے روم میں آ چکی تھی.

ڈاکٹر بننا اُسکا بچپن کا خواب تھا اور جب وہ اپنے علاقوں میں ہوتے حادثوں سے زخمی لوگوں کو دیکھتی تو اُسے دُکھ ہوتا. وادی نیلم بِلا شُبہ بہت خوبصورت تھی. لیکن کبھی کبھی یہ جگہ بہت زیادہ خطرناک ثابت ہوتی, خصوصاً سردیوں میں ہوتی بارشوں, برف باری اور لینڈ سلائڈنگ کی وجہ سے بہت سے راستے بہت خطرناک ہو جاتے, جِس کی وجہ سے بہت سے بھیانک حادثات پیش آتے. ویسے تو ہر جگہ چھوٹے موٹے کلینک موجود تھے, لیکن لوگوں کو یہاں جدید طرز کا ہاسپٹل نہ ہونے کی وجہ سے بہت دُشواری کا سامنہ کرنا پڑتا. کسی خطرناک حادثے یا بیماری کی صورت میں اُنہیں شہر لے جایا جاتا جو کہ یہاں سے تقریباً تین گھنٹے کی مسافت پر تھا. کچھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مریض تو پہنچنے سے پہلے ہی دم توڑ دیتے اور کچھ کو وقت پر علاج نہ ہونے کی وجہ سے شدید تکلیف برداشت کرنا پڑتی.

بچپن سے ایسے واقعات کو دیکھتے اُسنے فیصلہ کیا کہ وہ بڑی ہو کر ایک قابِل ڈاکٹر بنے گی اور اپنے گاؤں میں ایک بہترین ہاسپٹل بنائے گی.اِسی لیٔے پچھلے تین سالوں سے وہ یہاں اپنی حویلی سے ایک گھنٹے کی دوری پر بنے ہاسپٹل میں یہ فرئضہ انجام دے رہی تھی.اِس ہاسپٹل کو بنانے میں اُس کے لالہ نے دِن رات محنت کی تھی'اپنے گاؤں کے لوگوں کے لیٔے,جہاں ہر قِسم کا جونیئر اور سینیئر سٹاف موجود تھا.24 گھنٹے کی ایمر جنسی سروِس,اور ہر قِسم کی ضروریات اِس ہاسپٹل میں موجود تھیں تاکہ گاؤں کے لوگوں کو یا پھر مسافروں کو کِسی بھی قِسم کی تکلیف کا سامنہ نا کرنا پڑے.ہاسپٹل کا سارا انظام زیادہ تر عیسٰی یا عدیل صاحب ہی دیکھتے تھے لیکن کبھی کبھی آغا جان بھی ہر چیز کا معائنہ کر لیتے.

وہ اپنے آفس میں بیٹھی ایک کیس کی فائل ریڈ کر رہی تھی جِسکی سرجری اگلے ہفتے تھی,اِسکے بعد وہ گھر جانے والی تھی.

"آجائیں...!"دروازہ ناک ہُوا تو اندر آنے کی اجازت دی گیٔ.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ یہاں ہیں... میں آپ کو پورے ہاسپٹل میں ڈھونڈ رہا تھا.." سامنے ایک ستائیس سالہ نوجوان نمودار ہُوا.

بلیو پینٹ پر گرین شرٹ پہنے, ہاتھوں میں وائٹ ڈاکٹر کوٹ پکڑے, گلے میں سٹیتھو سکوپ لٹکائے, ماتھے پر بِکھرے بال, صاف رنگت. وہ ایک خوبرو نوجوان تھا.

"اور آپ مجھے کیوں ڈھونڈ رہے تھے ڈاکٹر ریاض؟" کالی آنکھوں والی شہزادی اِس وقت صبح والے حُلیے میں ہی تھی لیکن اِس وقت آنکھوں میں تھکن صاف نظر آ رہی تھی.

"کیونکہ آپ صبح سے مجھے نظر ہی نہیں آئیں اِسی لیے.." وہ سامنے پڑی کُرسی پر بیٹھتا شوخ انداز میں بولا.

"شاید آپ بھول رہے ہیں کہ صبح آغا جان کے ساتھ ہاسپٹل کے دروازے پر آپ نے ہی ریسیو کیا تھا..." سرسری سی نظر اُس پر ڈالتی دوبارہ فائل ریڈ کرنے لگی.

"جی مادام! میں نے ہی ریسیو کیا تھا لیکن اُسکے بعد تو آپ پھر گُم ہو گئیں نہ.. ویسے آج کل آپ مُجھ سے چھُپتی پھر رہی ہیں, جہاں جاتا ہوں وہاں سے غائب ہو جاتی ہیں..." سامنے والا شاید کچھ زیادہ ہی خُوش مزاج تھا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور آپ جو پِچھلے کچھ دِنوں سے اِتنا ویئرڈ بیہیو کر رہے ہیں، پہلے تو ایسے نہیں تھے...!" وہ اپنا سامان اُٹھاتی سنجیدگی سے بولی.

"کیونکہ.. پہلے مجھے یہ خُوبصورت الہام بھی نہیں ہُوا تھا.." اُسکے چاند جیسے دمکتے چہرے کو دیکھ کر گھمبیر آواز میں بولا.

زُمرہ کے حرکت کرتے ہاتھ رُک گئے. ریاض کی آنکھوں میں لِکھی تحریر پڑھ کر اُس پر سکتہ طاری ہو گیا. ہاں وہ سمجھ گئی تھی وہ کیسے نہ سمجھتی اُسکی آنکھوں میں چمکتا وہ جزبہ جس سے وہ گزر چُکی تھی.

"بہتر ہو گا کہ آپ اِس خُوبصورت الہام سے نکل آئیے.... اکثر خوبصورت چیزیں سَراب ہُوا کرتی ہیں..." اُسکی نظروں کی چمک کو نظر انداز کرتی سنجیدگی سے بولی اور اپنی چیزیں اُٹھاتی باہر کی طرف راہ لی.

"لیکن محبت سَراب نہیں ہوتی 'زُمرہ وجدان حُسین' یہ تو ایک خُوبصورت سفر ہے جس کی دو منزلیں ہوتی ہیں ایک صبر اور دوسری شُکر..!" ابھی وہ دروازے سے باہر نکلتی کہ وہ سنجیدگی سے اُسکی پشت کو دیکھتا مخاطب ہُوا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"محبت کی تیسری منزل بھی ہوتی ہے اور وہ ہے ہجر"!..

اُسکے لہجے میں برسوں کا ہجر بول رہا تھا. وہ کہتی باہر نکلتی چلی گئی اور وہ پیچھے تنہا سوچتا رہ گیا.

"ایس ایچ بیلڈرز" اوٹاوا کی اِس مشہور اور شاندار کمپنی کا شُمار کینیڈا کی ٹوپ ٹین بِزنس کمپنیز میں ہوتا تھا. شازم حُسین نے بارہ سال کی محنت کے بعد اِس کمپنی کو پروان چڑھایا تھا اور اب اِس کمپنی کو پِچھلے چھے سال سے اونچے مقام تک پہنچانے والا اُنکا بیٹا "آلمیر شازم حُسین" تھا.

اِس وقت وہ اپنے آفس میں بیٹھا لیپٹوپ پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا جب کوئی ناک کرتا بغیر اجازت کے اندر داخِل ہُوا.

"واٹ آر یو ڈوئنگ ہیئر؟(تُم یہاں کیا کر رہی ہو)" دروازے پر کھڑے وَجود کو دیکھتے ہوئے بھاری آواز میں سوال کیا گیا.

"آئم ہئر ٹو میک آ ڈیل وِدیو!(میں تُم سے یہاں ایک ڈیل کرنے آئی ہوں)" وہ نزاکت سے چلتی ہوئی اُسکے سامنے پڑی دو کُرسیوں میں سے ایک پر بیٹھتی اُسے گہری نظروں سے دیکھتی بولی.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اُسنے ایک نظر پورے آفس پر گھُمائی جس کی تھیم وائٹ اور دیواریں کانچ کی تھیں. کانچ کی دیواروں سے باہر کا منظر صاف نظر آ رہا تھا. آمنے سامنے اونچی پُر تعیش بِلڈنگز اور گہرے نیلے آسمان پر چمکتی دھوپ منظر کو مکمل کر رہی تھی.

"وِیچ کائنڈ آف ڈیل؟(کس قِسم کی ڈیل)" وہ جو ریوالوِنگ چیئر پر بیٹھا تھا ایک آ ئبرو اُچکا کر پوچھا.

دونوں کے درمیان شیشے کا میز حائل تھا.

"آئی وِل میک شور دیٹ ڈیڈ وِل ایگری ٹو میک آ موسک انسٹڈ آف کلب..!(میں یہ ممکن بناؤں گی کہ ڈیڈ کلب کی جگہ مسجد بنانے پر راضی ہو جائیں گے)" کُرسی سے کھڑی ہوتی ٹیبل پر دونوں ہاتھ جماتی مُسکرا کر بولی. نظریں صرف اُس وجیح مرد کے چہرے پر ٹِکی تھیں.

"وائے وُڈ یو ڈو دیٹ؟(تُم ایسا کیوں کرو گی)" دو اُنگلیاں لبوں پر جمائے سوال کیا. اُسکا چہرا کسی بھی قسم کے تاثر سے عاری تھا.

بلیک تھری پیس پہنے, سُرخ و سفید رنگت, ڈارک براؤن ویران آنکھیں, گھنی پلکیں, ہلکی بئیرڈ, گُلابی ہونٹ, بائیں کان میں پہنا بلیک چھوٹا سا سٹون, وہ بے حد وجیح تھا. وہ گرلز فینس تھا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لوگ اُسے "اے ایس ایچ (ASH)" کہہ کر پُکارتے تھے. اُسکا شُمار کینیڈا کے ٹوپ بزنس مینز میں ہوتا تھا.

"آئی وِیل ڈو دیٹ فور آس, فور می اینڈ یو (یہ سب میں ہمارے لیٔے کروں گی, تمہارے اور میرے لیٔے)" لیزا بولتی ہوئی بائیں طرف سے اُسکی چیئر کے بِلکُل قریب آتی بے باکی سے آنکھ وِنک کر گئی.

المیر اُسکی طرف چیئر گھُماتا اُسے خاموش نظروں سے دیکھنے لگا. وہ اُس لڑکی کی باتوں اور نظروں کا مفہوم اچھے سے سمجھ گیا تھا. المیر کیسے نہ سمجھتا, وہ نظروں کی زُبان اچھے سے سمجھتا تھا. لیکن وہ ٹھنڈے مزاِج کا آدمی تھا جلدی رِیکشن نہیں دیتا تھا.

"یو اینڈ آئی, ٹو گیدر 'آلون (تُم اور میں, اکٹھے, تنہا)" لیزا اُسکی طرف جھُکتی کوٹ پر اپنی اُنگلی ٹریس کرتی بے باکی سے بولی.

وہ سلیو لیس ریڈ ٹوپ پر وائٹ تنگ پینٹ پہنے, بالوں کو دائیں کندھے پر کھلا چھوڑے, ہیوی میک اَپ کیے بے باک حُلیے میں کسی کو بھی بہکا سکتی تھی. مگر سامنے المیر تھا, وہ اپنی حُدود اچھے سے جانتا تھا اور اُنہی میں رہنا پسند کرتا تھا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اِس سے پہلے کہ وہ کوئی ریئکشن دیتا دھاڑ سے دروازہ کھلا اور کوئی آندھی طوفان بنا اندر آیا. وہ فوراً سے اُس سے دور ہٹی اور آنے والے کو حیران نظروں سے دیکھنے لگی.

"اسلام علیکُم"

بھاری گھمبیر آواز میں سلام کیا گیا, جِس کا سب نے شائستگی سے جواب دیا. کالی شلوار قمیز پر وائٹ شال اوڑھے, ماتھے پر ہلکے بِکھرے شہد رنگ بال, وہ شاہانہ چال چلتا مردان خانے میں داخل ہُوا..

"یِس ٹیل می وائے ڈِیو وانٹ ٹو میٹ می؟ (ہاں بتاؤ تُم مُجھ سے کیوں ملنا چاہتے تھے)" کُرسی پر بیٹھتے وہ بغیر اِدھر اُدھر کی بات کیے سامنے بیٹھے ایک انگریز سے مخاطِب ہُوا.

وہ ایسا ہی تھا نا تو اُسے غیر ضروری بات کرنا پسند تھا اور نا ہی سُننا.

اُسکے سامنے دائیں بائیں دو تخت پڑے تھے جِنھیں میرون مخملی کپڑے سے سجایا گیا تھا اور اُن میں سے دائیں تخت پر ایک انگریز اور اُسکے دو ساتھی بیٹھے تھے. آس پاس اُسکے اپنے آدمی اسلحہ لیے کھڑے تھے. جبکہ بائیں طرف اسجد تھا جو اُنہیں ملوانے لایا تھا. جس جگہ وہ لوگ رہتے تھے وہاں

اکثر فورن ٹورِسٹس سیر و تفریح کے لیے آتے تھے اور اُنہیں بہت اچھا ٹریٹ بھی کیا جاتا تھا لیکن کبھی کسی نے اِس سے ملنے پر اِتنا اِسرار نہیں کیا تھا.

"مائے بوس ہیز سینٹ می ہیئر... ہی وانٹ ٹو میک آ بار کلب اِن دِس ویلی... (میرے باس نے مجھے یہاں بھیجا ہے.. وہ اِس وادی میں ایک بار کلب بنانا چاہتا ہے)" وہ انگریز بھی شاید اِسی انتظار میں تھا اِسی لیے بغیر لگی لپٹی کے سیدھا مُدعے کی بات کی.

اُسکی بات سُنتے ہی ہیزل گرین آنکھوں میں سختی دَر آئی. اُسکے چہرے کے تنے نقوش سے صاف واضح ہو رہا تھا کہ اُسے سامنے والے کی بات پسند نہیں آئی.

جبکہ اسجد نے اُس کے بدلتے تیور دیکھ تھوک نِگلا. شاید نہیں یقیناً وہ اُن انگریزوں کو یہاں لا کر بُرا پھنسا تھا.

"دِس اِز نوٹ پاسیبل (یہ ہر گز ممکن نہیں)" وہ ایکدم سخت آواز میں کہتا اُٹھ کھڑا ہُوا.

"نتھِنگ اِز اِمپاسیبل فار ہِم.. اینڈ دِس اِز نوٹ یور ٹیریٹری ٹیل می دا اماؤنٹ آر آئی ویل ٹالک ٹو دا پرائم منسٹر آف کشمیر (اُس کے لیے کچھ بھی ناممکن نہیں... اور یہ تُمہارا علاقہ نہیں ہے قیمت

بتاؤ ورنہ میں کشمیر کے وزیر اعظم سے بات کروں)"اُس انگریز کو بات پوری ہونے سے پہلے ہی انکار پسند نہ آیا اِسی لیے انتہائی کروفر سے چیخا۔

شاید وہ جانتا نہیں تھا کہ سامنے کون ہے نہیں تو ہرگز ایسی بات نہ کرتا۔

"دِس اِز مائے ٹیریٹری اینڈ آئی ایم داکنگ آف دِس ویلی... نو وَن ہیز ڈاکرتج ٹو ٹیک اوے مائے ٹیریٹری فروم می.. (یہ میرا علاقہ ہے اور میں اِس وادی کا بادشاہ ہوں... کسی میں اتنی ہِمت نہیں کہ مُجھ سے میری وادی چھین سکے)" وہ جو جانے کو مڑا تھا اُسکی بات سُنتا جھٹ سے پلٹا اور اُس انگریز کو گردن سے دبوچتا پوری شدت سے دھاڑا تھا.

وہ کیسے سُن لیتا ایسی بات وہاں کھڑا ہر فرد جانتا تھا کہ اُسے اپنی وادی سے عِشق تھا. وہ اِس وادی کے لیے اپنا سب کچھ لُٹا سکتا تھا. وہ بے رحم نہیں تھا لیکن اپنی وادی کے معاملے میں وہ رحم دِل بھی نہیں تھا.

"گو اینڈ ٹیل یور بوس دیٹ آئی کین میک ایوریتھِنگ اِمپاسیبل فور ہِم (جاؤ اپنے بوس کو بتاؤ کہ میں اُسکے لیے ہر چیز ناممکن بنا سکتا ہوں)" اُسکی گردن چھوڑتا سختی سے باور کروا چُکا تھا.

سامنے والے کی آنکھوں میں چھلکتا جُنون اُس انگریز کو خوف میں مبتلا کر گیا تھا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خان! اِن سب کو عزت سے رُخصت کردو یہاں سے اور اسجد آئندہ میں یہ سب ہرگز برداشت نہیں کروں گا, مہمان ہونے کی وجہ سے بخش رہا ہوں ورنہ اگلی بار میری مہمان نوازی کچھ مُختلف ہوگی.."سرد آواز سے باور کرواتا وہ مردان خانے سے نکلتا چلا گیا.

وہ وادی نیلم کا سردار تھا."سردار عالم وجدان حُسین", اپنے گاؤں کا سردار ہونے کے ساتھ ساتھ وہ وادیِ نیلم کے تمام گاؤں کا سربراہ تھا. اگر وہ کہتا تھا کہ وہ وادیِ نیلم کا بادشاہ تھا تو وہ واقع وادیِ نیلم کا بادشاہ تھا. اُسے اپنی وادی سے عِشق تھا. وہ سب کچھ برداشت کر سکتا تھا لیکن اپنی وادی پر کسی کی حُکمرانی برداشت نہیں کر سکتا تھا. یہاں تک کہ کشمیر کے وزیرِاعظم کے پاس بھی وادیِ نیلم کے اختیارات نہ تھے. وہ اپنی وادی کو لیکر جُنونی تھا. لیکن شاید عنقریب اُسکا جُنون بدلنے والا تھا. اُسکی جنگ خود کے ہی جُنون سے ہونے والی تھی.

www.novelsclubb.com

وائٹ شرٹ پر وائٹ پینٹ کے ساتھ بلیو لانگ کاٹ پہنے, بلیک ہیلز, بھورے کمر تک آتے بالوں کو کھلا چھوڑے, ہیزل براؤن آنکھیں, میک اپ کے نام پر مسکارہ اور گلوس لگائے کسی کو بھی زیر کردینے والی پرسنیلیٹی, وہ زویا تھی. جبکہ اُسکے پیچھے گھُنگھرے بالوں والا بِلا تھا جِس کی بڑی آنکھیں اندر کا منظر دیکھ کر اور بڑی ہوگئی تھیں.

اب منظر کچھ یوں تھا کہ دروازے کے درمیان میں زویا کھڑی تھی جس کا چہرہ کسی بھی قسم کے تاثر سے عاری تھا اور اُسکے پیچھے معاز حیران آنکھوں کے ساتھ بڑا سامُنہ کھولے ہاتھ میں لیپ ٹاپ پکڑے کھڑا تھا.

"اوہ گاڈ ڈڈ... یہ میری گناہگار آنکھوں نے کیا دیکھ لیا.." سب سے پہلے معاذ کو ہوش آیا. وہ فوراً سے دُہائی دیتا اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ گیا, جیسے اُس سے زیادہ شریف دُنیا میں کوئی پایا ہی نا گیا ہو.

زویا قدم قدم چلتی نظروں کا فوکس ایک وجود پر کیئے اُس کے سامنے آ کھڑی ہوئی.

جبکہ المیر اب سینے پر بازو باندھے چیر کی پُشت سے ٹیک لگا گیا تھا. وہ کچھ دیر پہلے ہوئے واقعہ سے بے نیاز نظر آرہا تھا. معاز بھی فوراً سے اندر آتا ٹیبل پر لیپ ٹاپ رکھتا المیر کے نزدیک کُرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا.

www.novelsclubb.com

"وَن...ٹو.... تھر...." لیزا جو زویا کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی چہرے پر زور دار پنچ لگنے سے لڑ کھڑاتی زمین پر گری.

وہ زویا تھی وہ جلدی ریئکشن نہیں دیتی تھی وہ اچانک ریئکشن دیتی تھی. یہ سب اُسنے اپنے بھائی سے ہی تو سیکھا تھا.

"کیا یار زوئی گنتی تو پوری ہونے دیتی..." معاز اپنی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھتا انتہائی معصوم انداز میں بولا. جبکہ المیر نے اُسے مصنوعی گھوری اے نوازا.

"نیور ایور ڈئیر ٹو گیٹ کلوز ٹو مائے برادر..(میرے بھائی کے قریب آنے کی ہمت کبھی مت کرنا)" قہر برساتی نظروں سے دیکھتی اُسکی طرف جھکتی ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی.

اُسے نہیں پسند تھا کہ اُسکے بھائی کے نزدیک کوئی بھی ایسی ویسی غلیظ لڑکی آئے. وہ اُسے ہمیشہ سے ایسی لڑکیوں سے پروٹیکٹ کرتی آئی تھی.

"یو بلڈی بچ....." لیزا ذِلّت اور اہانت کے احساس سے چیختی کھڑی ہوئی.

"او تیری! یہ ایک اور کھائے گی.." معاز 'المیر کے کان میں سرگوشی کرتا بولا.

"کنفرم کھائے گی.." وہ جو لبوں پر دو اُنگلیاں جمائے اپنی بِلی کو دیکھ رہا تھا سرگوشی نُما آواز میں بولا.

"آئی ایم نوٹ آ بچ... یو آر آ بچ بیکوز یو آر سکریمینگ لائک آ بچ (میں نہیں **تُم ہو.. کیونکہ تُم ہی ک**کی طرح چیخ رہی ہو)" ایک ہاتھ سے اُسکے بالوں کو دبوچے دوسرے سے اُسکے جبڑے کو دبوچے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا گیا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زویا کی گرفت اتنی سخت تھی کہ لیزا چاہ کر بھی خود کو آزاد نہیں کروا پا رہی تھی.

"گو اینڈ ٹیل یور ڈیڈ دیٹ ناؤ آئی ویل ڈیل وِد ہِم اِن مائے اون وے (جاؤ اور جا کہ بتا دو اپنے باپ کو کہ اب میں اُس سے ڈیل کروں گی وہ بھی اپنے طریقے سے)" اُسی پوزیشن میں اُسکو دبوچے باور کروایا گیا.

"ناؤ ٹیک یور ڈرٹی آئز اینڈ گیٹ آؤٹ آف ہیئر (اب اپنی غلیظ نظریں لیتی دفع ہو جاؤ یہاں سے)" زویا نے بات پوری کرتے اُسے ایک ہی جھٹکے میں آزاد کر دیا.

ایک تو اُسے پہلے ہی اُسکے باپ پر غُصہ تھا اوپر سے اُس باپ کی بیٹی کو اپنے بھائی کے نزدیک دیکھ کر میٹر گھوم گیا تھا.

"آئی ویل ریونڈ یو زویا آئی وِل میک یور لائف آ ہیل (میں تمہیں برباد کر دوں گی زویا میں تمہاری زندگی جہنم بنا دوں گی)" لیزا اُس سے دور ہٹتی اپنا حُلیہ درست کرتی کروفر سے چیخی تھی.

"اینڈ آئی وِل نوٹ سپئیر یو (اور میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا)" المیر ایک ہی جست میں لیزا تک پہنچتا سرد آواز میں باور کرواتا اُسے پکڑ کے آفس سے باہر نکال چُکا تھا. وہ اپنی بہن پر سخت الفاظ تو کیا سخت نظر بھی برداشت نہیں کرتا تھا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہائے میری میراہ... بولا تھانہ خُود کی خُوبصورتی کو چھُپا کرر کھوا بھی پڑ گئے تھے نہ لینے کے دینے..." وہ جیسے ہی مڑا معاذ نے اُسکے گلے میں باہیں ڈال لیں اور بلکل کسی فلاپ ہیروئین کی طرح ڈائیلاگ بولا.

ایک یہی موقع ہوتا تھا المیر کو چِڑانے کا اور وہ موقع معاز ہاتھ سے جانے نہی دیتا تھا, اور تو اور اُسنے المیر کا نام میراہ بھی اِسی لیئے رکھا تھا.

"اوو پرے ہٹو تُم تو..." المیر نے چِڑتے اُسے پیچھے کیا.

بِلا شُبہ وہ گھنگھرالے بالوں والا بِلاّ چلتا پھرتا ڈراما تھا. اگر کوئی اُن دونوں بہن بھائی سے پوچھتا کہ کینیڈا کا بیسٹ ڈرامہ کون ہے تو وہ دونوں معاز کو اُسکے سامنے بِٹھا دیتے.

"میری بِلی کو زیادہ غُصہ آ گیا کیا آج.." اپنی بہن کے پاس جاتا اُس کو اپنے حِسار میں لیتا نرمی سے پوچھ رہا تھا.

"غُصہ... میرا دِل کر رہا تھا اُس کا سَر پھاڑ دوں اُسکی ہمت کیسے ہوئی آپکے قریب بھی آنے کی..." وہ جو معاز کی حرکت کی وجہ سے مُسکرا رہی تھی, اُس منظر کو یاد کرتی پھر سے ماتھے پر تیوریاں چڑھاتی ہوئی بولی.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ویسے پہلی بہن دیکھی ہے جو بھائی کی عزت کو بچاتی پھر رہی ہے... قسم سے زوئی اگر تُم وقت پر نہ پہنچتی تو میرا اب تک بیٹھی اپنی عزت کو رو رہی ہوتی..." معاذ ایک بار پھر شُروع ہو چُکا تھا.

واقع وہ دُنیا کی اکلوتی بہن تھی جو اپنے بھائی کی عزت کو لڑکیوں سے بچاتی تھی.

"شَٹ اَپپپپپ" دونوں بہن بھائی ایک ساتھ چیخے تھے.

ایسا نہیں تھا کہ المیر ایک کمزور مرد تھا, لیکن وہ اپنی شاندار وجاہت لیے لڑکیوں میں اِس قدر مقبول تھا کہ اُسے ایسی سیچویشنز کی عادت تھی اور وہ ٹھنڈے طریقے سے اُنہیں ہینڈل کرتا تھا. لیکن اگر زویا کے سامنے کوئی ایسی حرکت کرتا تھا تو وہ فساد مچا دیتی تھی. اُسے نہیں پسند تھا کہ اُسکے بھائی کے نزدیک کوئی بھی غلیظ لڑکی آئے.

حُسین حویلی پر شام اپنے پَر پھیلا چُکی تھی. عالم دوپہر تک گاؤں پہنچ گیا تھا لیکن یہاں آتے ہی پتہ چلا کہ کوئی اُسکا مُنتظر ہے تو اُسنے پہلے مردان خانے جانا مُناسب سمجھا, کیونکہ اُسے مہمانوں کو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انتظار کروانا پسند نہیں تھا. حویلی میں بھی شاید سب اپنے اپنے کمروں میں آرام کر رہے تھے جو اُسکے آنے پر چِہل پِہل نہیں ہُوئی ورنہ اب تک تو ہزار بُلاوے آ چُکے ہوتے.

وہ مردان خانے سے نِکلتا حویلی میں داخل ہو رہا تھا جب اُسکی نظر پورچ میں کھڑے اُس وجود پر پڑی.

وائٹ شرٹ پر بلیو جیکٹ اور بلیک پینٹ پہنے, سٹائلش ہیئر کٹ بال, ہلکی بیئرڈ, صاف رنگت, عنابی لَب, شرارتی آنکھیں جو اِس وقت بھی چمک رہی تھیں, وہ آیان تھا "آیان عدیل حُسین" حویلی کا سب سے چھوٹا وارث.

"تُم اب تک اندر کیوں نہیں گئے؟" اُسے یہاں کھڑے دیکھ عالم نے پوچھا.

شہر سے وہ اِسے زبردستی اپنے ساتھ ہی لایا تھا.

"میں سوچ رہا تھا ساتھ ہی گھر پرویش کریں..." سوال کا جواب انتہائی شائستگی سے دیا جو کہ اُسکی شخصیت کا خاصہ ہرگز نہیں تھا. جبکہ اِسکے انداز پر عالم نے ایک آئبرو اچکائی.

"اب ارے لالہ اگر میں آپکے بغیر اندر چلا جاتا تو پھر بھی واپس آپکے ساتھ ہی پرویش ہونا تھا..." آیان نے عالم کے انداز پر فوراً سے وضاحت پیش کی.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سیدھے طریقے سے بولو نہ چھوٹے کہ میرے بغیر اندر جاتے تمہیں اپنا دُکھ سُنانے کا موقع نہیں ملے گا.." عالم نے اپنی ہیزل گرین آنکھیں چھوٹی کرتے اُسے دیکھا.

کہہ تو وہ ٹھیک رہا تھا اگر اندر اکیلا چلا جاتا تو سب نے عالم کے بارے میں پوچھ پوچھ کر ہلکان کر دینا تھا اور وہ جو عالم کی شکایت بڑی ماں سے لگانے کی پلاننگ کر چُکا تھا فیل ہو جاتی.

"جب آپ کو سب پتہ ہے تو پھر چلیں....اب تو ٹانگوں نے بھی جواب دے دیا ہے...." وہ بے زاری سے کہتا خود کو معصوم دِکھانے کی کوشش کر رہا تھا.

عالم تاسف سے سَر ہِلاتا اندر کی طرف بڑھ گیا.

آج آیان کے ماسٹرز کے فائنل سمیسٹر کا آخری پیپر تھا اور دو دِن بعد فیئر ویل.اِس دوران آیان کا اپنے فیلوز کے ساتھ فُل مستی کرنے اور گھومنے کا پلان تھا.جِسے عالم نے ناکام بنا دیا. وہ اپنا پیپر دے کے ابھی باہر نِکلا ہی تھا کہ سامنے خان کو کھڑا پایا جِس نے عالم کے آنے اور انتظار کرنے کی اِطلاع دی اور بس پھر اگر عالم نے کہہ دیا کہ وہ آج ہی واپس گاؤں جائے گا تو اِس کا مطلب جائے گا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ دونوں جیسے ہی حویلی میں داخل ہوئے آیان نے اپنا ریڈیو سٹارٹ کر دیا. وہ بتانا چاہ رہا تھا کہ حویلی کا چھوٹا شیطان واپس آ چکا ہے.

"حویلی والووو....... باہر رر نکلوو...... کدھر رچھپ کر بیٹھے ہو سب...... دیکھو حویلی کے دو چشمو چراغ واپس آئے ہیں..." وہ چلا چلا کر کہتا عالم کو اِس وقت سخت زہر لگ رہا تھا.

لوگ اپنے گھر کا چین اور سکون ہوتے ہیں لیکن وہ حویلی والوں کا چین و سکون برباد کرنے کے لیے کافی تھا.

"ہم کوئی جنگ جیت کر نہیں آئے, جو یوں تم چلا چلا کر مالِ غنیمت کا اعلان کر رہے ہو...." عالم نے سخت بے زاری سے اُسے ٹوکا. اِس وقت وجیح چہرے پر سخت تھکن کے تاثرات تھے.

"میرے لیے ماسٹرز کا فائنل کسی جنگ سے کم نہیں اور مالِ غنیمت اکٹھا کرنے سے پہلے ہی آپ مجھے وہاں سے اُٹھا لائے ہیں.." پہلی بات جوش سے جبکہ دوسری بات آنکھیں گھما کر بولی.

"اچھا ہُوا اُٹھا لایا وہ مالِ غنیمت نہیں مالِ عیاشی تھا اور تمہیں ایسی فضول عیاشیاں آج تک کرنے دی ہیں جواب کرنے دیتا.." اِس بار ذرا سخت لہجے میں باور کروایا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگر عالم اُسے وہاں چھوڑ دیتا تو وہ دوستوں کے ساتھ ساری رات باہر گزارتا۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ کسی غلط کام میں ملوث تھا اور نہ ہی اُسکے دوست ایسے تھے لیکن اُسکے کچھ فیلوز اچھے نہیں تھے۔ ویسے بھی عالم کو یا گھر میں کسی کو بھی پسند نہیں تھا کہ باہر دیر تک دوستوں کہ ساتھ وقت گزارا جائے۔ عالم نہیں چاہتا تھا کہ وہ کسی بھی غلط سنگت کا حِصہ ہو۔ وہ ہمیشہ سے ہی اُسے ایسے لوگوں سے دور رکھتا آیا تھا۔ ایک تو حویلی کا چھوٹا وارث اور وہ بھی سب کا لاڈلہ، خاص طور پر عالم کا اور دوسرا نادان اور شرارتی۔ اِس لیے عالم نہیں چاہتا تھا کہ وہ کسی بھی غلطی کی وجہ سے خود کو برباد کر لے۔

ابھی وہ اُسے مزید جِھڑکتا کہ سب لوگ حویلی کے پِچھلے باغیچے سے اندر کی طرف آتے ہوئے نظر آئے۔ شاید وہاں سب مِل کر شام کی چائے پی رہے تھے۔

"اسلام علیکُم۔۔!" عالم نے سب کو مشترِکہ سلام کیا۔

"واعلیکُم اسلام! میرا شیر کب آیا؟" سب سے پہلے آغا جان اندر آتے اپنے جان سے پیارے پوتے کی طرف گرم جوشی سے بڑھے۔

"جی آغا جان بس ابھی کچھ دیر پہلے۔۔" عالم نے اُنکے سینے سے لگتے احترام سے جواب دیا۔

"شکر ہے, خُدا کا! کہ تُمہارا دیدار تو نصیب ہُوا.. "راحت بیگم فوراً سے آگے آتیں اپنے بیٹے کے سینے سے لگی شکوہ کر گئیں.

"ماں! ایک ہفتہ ہی تو تھا اور آپ بھی جانتی ہیں کہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہُوا... "اپنی ماں کے ہاتھ تھامتا احترام سے بولا.

ہاں وہ ٹھیک کہہ رہا تھا وہ پہلے دو دِن بعد ہی واپس آ جاتا تھا. لیکن اِس بار کچھ نئی ڈیلز تھیں جن کی وجہ سے ایک ہفتہ زیادہ لگ گیا.

"ہاں... عالم بیٹا اِس بار تُم نے زیادہ انتظار کروایا ہے.... "تحمینہ بیگم نے بھی اُسکے سَر پر پیار دیتے شکوہ کیا.

وہ اُنہیں اپنے بیٹے جِتنا ہی عزیز تھا اور اُسکی اہمیت اُنکے دِل میں بہت تھی.

"ارے لالہ آپ آگئے ےےےےےےےےےےے... "ابھی وہ کچھ کہتا کہ لاریب جو عیسٰی کی کسی بات پر مُنہ بناتی آ رہی تھی اُسے دیکھتی چیخی.

"نہیں ابھی راستے میں ہے تُمہارا لالہ.. "عالم جو لاریب کے سَر پر ہاتھ رکھتا اُسے پیار دے رہا تھا, عیسٰی کی بات پر دونوں نے اُسے سخت گھوری سے نوازہ.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جبکہ عیسٰی بھی مُسکراتا ہُوا عالم سے بغلگیر ہُوا۔

"اووو.. ہیلوو!' کبھی خوشی, کبھی غَم' کی ری پلے چل رہی ہے کیا میں نے بھی سردار صاحب کے ساتھ ہی پرویش کیا ہے...." وہ جو اپنی باری کا مُنہ کھولے انتظار کر رہا تھا,اِن سب کو ایک دوسرے میں مصروف دیکھتے آخر کار مظلومیت سے چیخ پڑا۔

"ارے میرا شیطان بھی آیا ہے کیا...." سب سے پہلے آغا جان کو خیال آیا۔

"بس کردیں آغا جان, بس کردیں.... آج تو ظُلم کی انتہا ہی ہو گئی ہے.." وہ اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتا انھیں بس کرنے کا کہتا جا کہ خود ایک صوفے پر ٹانگیں اوپر کر کہ بیٹھ گیا۔

"اچھا ماں میں اوپر اپنے کمرے میں جا رہا ہوں آپ ایک کپ چائے بھجوادیں.." عالم تاسُف سے سَر ہِلاتا اپنی ماں سے کہتا اوپر کی طرف چل دیا. جانتا تھا آیان کا یہ ڈرامہ اب لمبا چلنا تھا۔

"میرا چھوٹا شیطان ناراض ہو گیا کیا.. ہم سب تو تُمھیں بس تنگ کر رہے تھے.." آغا جان اُسکے پاس جاتے صوفے پر اُسکے ساتھا بیٹھتے اُسے منانے لگے۔

"بس کردیں آغا جان یہ جھوٹی تسلیاں نہ دیں آپ اور میرا دِل رکھنے کے لیے تو بلکل بھی نا بولیں.." وہ ہاتھ جھلا جھلا کر کہتا اپنے دونوں گالوں پر ہاتھ رکھ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ارے نہیں بیٹا ایسا نہیں ہے ہم سب تُمہیں واقع تنگ کر رہے تھے تمہاری آواز تو ہم نے سُن لی تھی اِسی لیے تو اندر آئے تھے سب..."

راحت بیگم پاس آتیں اُسے وضاحت دینے لگیں. اُنہیں یہ چھوٹا شیطان بہت پیارا تھا.

"بس رہنے دیں بڑی ماں... آپ کو تو سب پتا تھا میرے پلانز کا اور میں نے بولا بھی تھا جلدی نہیں آؤں گا.. ایک تو لالہ مجھے زبردستی لے آئے اور آپ نے اُنکے کان بھی نہ کھینچے..." اب وہ بڑی ماں کو دیکھتا دُکھ سے بولا. کیونکہ جب جب اُسے عالم سے کسی چیز کی اجازت نہ ملتی تو وہ اُنہی کا سہارا لیتا تھا.

"ہاں تو اچھا کیا نہ اُسنے جو تُمہیں لے آیا ہمارا سّر کھانے کے لیے ورنہ تُم نے دوستوں کے ساتھ آوارہ گردیاں ہی کرنی تھیں..." تحمینہ بیگم اُسکے سر پر چپت رسید کرتی ہوئی کچن کا رُخ کر گئیں. شاید وہ کچھ زیادہ ہی تنگ تھیں اپنی اِس اولاد سے.

"پہلے تو مجھے شک تھا, آج یقین ہو گیا کہ میں آپکی سگی اولاد نہیں کہیں سے اُٹھایا ہے آپ نے مجھے..." آیان کی دُہائیاں عُروج پر تھیں.

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہووویہ تو تُم نے سچ بول دیا آیان... ارے یار عالم کیوں اِس لاوُڈ سپیکر کو اُٹھا لے آئے کچھ دِن مزید سُکون کے نِکلوا دیتے یاررر.. "عیسٰی نے اپنی طرف سے افسوس کرنا ضروری سمجھا.

" بلکل ٹھیک کہا... یا اللہ میری چیزوں کی حفاظت فرمانا, گھر کا ڈاکو واپس آ گیا ہے... "لاریب نے بھی عیسٰی کی ہاں میں ہاں مِلاتے ہُوئے دُہائی دی.

"اوو موٹی ! تُم تو بس ہی کر دو, ویسے تھانیدار کی پیٹھ پیچھے مُچھڑ' مُچھڑ لگی رہتی ہو اور اب کیسے ہاں میں ہاں مِلا رہی ہو.. منافِق عورت... "آیان جو عیسٰی کو مُنہ کھولے دیکھ رہا تھا لاریب کی بات سُنتا ہتھے سے ہی اُکھڑ گیا.

"تُم چِھپکلی تمہاری تو میں.. اور کون کون سے القابات سے نوازتی ہو مجھے زرا بیان کرنا... "عیسٰی کمر پر ہاتھ ٹِکاتا لاریب سے پوچھتا اِس وقت تھانیدار کم اور لڑاکا عورت زیادہ لگ رہا تھا.

جبکہ لاریب اچانک سے کایا پلٹنے پر حق دَق رہ گئ. شاید وہ دُہائی دیتی یہ بھول گی کہ وہ اُسکا ہی بھائی ہے. عیسٰی کے خلاف ہوتی ہر سازش اور کاروائی کا گواہ. وہ شاید باقی سب کو تو بخش دے لیکن اپنی بہن کو کبھی نہیں بخشتا. لاریب نے بیچارگی سے معصوم سی شکل بناتے آغا جان اور بڑی ماں کی طرف دیکھا. وہ دونوں خود آیان کی بات پر اپنی مُسکراہٹ روکے کھڑے تھے. ابھی عیسٰی مزید اپنی تیوریوں سے اُسکی جان ہلکان کرتا کہ زُمرہ باہر سے آتی ہوئی نظر آئی.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آیان فوراً سے لپک کر اُس تک پہنچا. وہ جو اپنے ہی دھیان میں چلتی آ رہی تھی اِس اچانک افتاد پر ایک دم سہم سی گئی.

"بڑی ماں! آپ ہی کہتی ہیں نہ کہ لڑکیوں کو مغرب سے پہلے گھر آ جانا چاہیے, تو یہ شاہی سواری اتنی لیٹ کیوں ہو گئی؟" وہ زُمرہ کے اِرد گرد چکر کاٹتا ہُوا مشکوک انداز میں تجزیہ پیش کر گیا.

"یہ بَلا کدھر سے آ گئی... یہ تو چار دِن بعد آنے والا تھا نہ.." زُمرہ اپنی ہارٹ بیٹ نارمل کرتی ناک چِڑا کر بولی.

"یہ تو آپکے لالہ کی کرم نوازی ہے شہزادی صاحبہ... میری چھوڑیں, آپ بتائیں... بڑی دیر کر دی مہرباں آتے آتے...." ایک بار پھر زُمرہ کے لیٹ آنے پر استفسار کیا.

"ادب سے بات کرو تُم سے بڑی ہوں میں اور مجھے اپنے جیسا سمجھا ہے کیا جو آوارا گردی کرتی پھرِوں..." وہ ٹھہر ٹھہر کر بولتی چلتی ہوئی اب سِنگل صوفے پر بیٹھ چُکی تھی.

"صرف ایک سال بڑی ہو... اور بات نہ بدلو یہ بتاؤ...." آیان آنکھیں چھوٹی کرتا بولا.

ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتا کہ عیسٰی نے اُسکی بات کاٹی.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ابے او جاسوس کی اولاد بس کر.. جب سے آیا ہے نہ خود سانس لی ہے اور نہ ہی ہمیں لینے دی ہے..."عیسٰی اب اُسکے ڈراموں سے تنگ آ چُکا تھا. شاید نہیں یقیناً وہ اپنے اگنور کیے جانے کا بدلہ لے رہا تھا.

ویسے بھی جہاں آیان عدیل حُسین پایا جاتا تھا وہاں سُکون ہونا ناممکن سی بات تھی.

"ہاں بیٹا جاؤ فریش ہو جاؤ پھر میں کھانا لگواتی ہوں تُم سب کے لیے..."راحت بیگم بھی سب سے کہتیں کیچن کی طرف چل دیں.

"چھوٹے شیطان اب مزید کوئی بحث نہیں جاؤ جا کر آرام کرو اپنے کمرے میں.."آغا جان بھی اب کی بار ذرا سنجیدگی سے کہتے اپنے کمرے کی طرف رُخ کر گئے. جانتے تھے جب تک اِس چھوٹے شیطان کے ساتھ سیریس نا ہُوا جائے یہ سیریس نہیں ہوتا.

"ایک منٹ اِیک منٹ میرے بابا تو جاسوس نہیں ہیں.."کافی سوچ وِچار کے بعد لاریب نے آخر کار اپنا تبصرہ پیش کر ہی دیا.

"ہاہاہاہا.. موٹی.. سہی جا رہی ہو یار ررر.. ہاہاہا"آیان لاریب کی بات سُنتا ایک زوردار قہقہ لگاتا اپنے روم کی جانب چل دیا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سب کو تپانے کا کام تو کر دیا تھا اور باقی کا کام اُسکی بہن انجانے میں پورا کر دیتی تھی.

"تُم چھپکلی! اپنے دِماغ کے گھوڑے ذرا کم ہی دوڑایا کرو..." عیسٰی جو لاریب کی بات پر اُسے گھور رہا تھا آیان کے قہقے پر چِڑتا اُسے سخت بے زاری سے بولا.

"لیکن گھوڑے تو لالہ کے استبل میں دوڑتے ہیں, آپ کو اتنا بھی نہیں پتہ..." لاریب جواباً اُسکی خوبصورت مونچھوں کو گھورتی بڑبڑاتی کِچن کی طرف بڑھ گئ.

"ہاہاہا... بیسٹ آف لک تھانیدار صاحب..." زُمرہ لاریب کی حرکت پر ہنستی آیان کے انداز میں عیسٰی کو معنی خیزی سے دیکھتی بولی.

جبکہ عیسٰی اُس چِڑیا کی معصومیت پر عَش عَش کر اُٹھا. اس بات میں کوئ شک نہیں تھا کہ وہ اپنے بھائ کی ہی بہن تھی. دوسروں کو زَچ کرنے کا کوئ موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھی.

جاری ہے---------------